سوال

(125)جس مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے اس کی صحیح مقدار کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس مسافت پر نماز قصر کی جا سکتی ہے اس کی صحیح مقدار کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے۔ ابن منذر نے تقریباً بیس مختلف اقوال نقل کئے ہیں، سب سے کم مقدار جو ان اقوال میں ہے ایک دن اور ایک رات کی مسافت ہے۔ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ ایک دن کی مسافت قصر کے لیے کافی ہے۔ بعض ایک (برید) اور بعض ایک میل قرار دیتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت کے مطابق ابن عمر رضی اللہ عنہ کا مسلک یہی ہے ابنِ حزم بھی اسی رائے کے حاملین سے ہیں۔ کوئی تین میل اور بعض تین فرسخ کے قائل ہیں اسی طرح اس مسئلہ میں بیس سے کہیں زیادہ قول ہیں، ابن حزم رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں صحابہ تابعین اور ائمہ کے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں لیکن ہم صرف راجح کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

بعض لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے اسفار سے استدلال کیا ہے اور بعض نے ان احادیث سے کہ لا یحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاخران تسافر مسیرة یوم ولیلة الاومعھا ذو محرم اخرجه الجماعة الانسائیکہ کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ ایک دن رات سفر کسی ذو محرم کی رفاقت کے بغیر کرے، نیز یہ کہ لاتسافر المرأة ثلثة ایام الامع ذی محرم (البخاری) یعنی عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ ابوداؤد میں ہے: لاتسافر المرأة بریدًا۔ لیکن کسی روایت میں بھی دلیل نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کے اسفار سے دلیل اس لیے نہیں لی جا سکتی کہ ان میں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس سے کم مسافت پر قصر جائز نہیں ہے اور جن احادیث میں عورت کو بغیر محرم سفر کے روکا گیا ہے ان میں زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوگا کہ اس حدیث میں ''سفر''تین دن کے سفر کو قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک دن اور ایک برید کی روایات بھی۔ ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس سے کم مقدار میں قصر جائز نہیں ہے۔ نیز اس حدیث میں یہ بتانا مقصود ہے کہ عورت ذو محرم کے علاوہ سفر نہ کرے، قصر نماز کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ طبرانی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل مکہ لاتقصروا فی اقل من اربعة برد من مکة الی عسفان کہ اے اہل مکہ چار برید سے کم مسافت میں قصر نہ کرو، اور یہ مکہ سے عسفان تک ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو واضح دلیل ہوتی لیکن اس کی سند میں عبدالوہاب بن مجاہد بن جبیر ہے اور وہ متروک ہے۔ بعض اسے وضاع بھی کہتے ہیں۔ ازدی کا قول ہے اس سے روایت بیان کرنا جائز نہیں۔ اس سے اسمٰعیل بن عیاش نے روایت کی ہے۔ اور وہ حجازیوں سے روایت کرنے میں ضعیف ہے اور عبدالوہاب حجازی ہے۔ یہ روایت امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے مطابق موقوف ہے۔ مسلم، مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد میں شعبہ کے طریق سے یہ روایت مروی ہے۔ عن یحی بن یزید قال سالت عن قصر الصلٰوة فقال کان رسول اللہ ﷺ اذا خرج مسیرة ثلاثة امیال اوثلثة فراسخ صلی رکعتین۔ یعنی جب آپ تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو قصر فرماتے، تردد شعبہ کو ہوا۔ بہتر یہ ہے تین فرسخ مراد لیے جائیں کہ اس میں تین میل بھی آ جاتے ہیں جو لوگ اس مسافت کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ اتنی مسافت طے کرنے کے بعد قصر شروع کرنی چاہیے یہ انتہائے مسافت نہیں ہے۔ لیکن یہ

درست نہیں اس لیے یحییٰ بن یزید نے انس رضی اللہ عنہ سے جواز قصر کی مسافت پوچھی تھی ۔ ابتدائی نہیں ۔ یہی مقدار درست معلوم ہوتی ہے ۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے بقیع کا سفر کیا کہ قبروں کو دیکھیں اس سفر میں آپ ﷺ نے قصر نہیں کی ۔ شعبہ بن منصور نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے :

قال کان رسول اللہ ﷺ اذا مسافر فرسخا لقصر الصلوۃ ۔

یعنی ایک فرسخ پر قصر فرماتے اگر اس روایت کی صحت ثابت ہو جائے تو اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت پر مقدر سمجھا جائے لیکن مسند سعید بن منصور موجود نہیں ۔

اب یہ جاننا چاہیے کہ جب مسافر کے اپنی بستی یا شہر کے نکلنے کے بعد نماز بروقت ہو جائے تو وہ قصر کرے خواہ ابھی وہ اتنی دور گیا ہو کہ بستی میں پتھر پھینک سکتا ہو اس لیے کہ وہ مسافر ہے اسی طرح واپس بستی یا شہر میں داخل ہونے تک قصر کرتا رہے ۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک ایک میل کا سفر طے نہ کرلیں قصر نہ کریں گے ، لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں ۔

ممکن ہے کوئی کہے کہ صرف چلنے کو لغت میں سفر نہیں کہتے ، بلکہ اسے مسافر کہتے ہیں جو اپنا سامان باندھے اور عصا کندھے پر رکھ کر چلے اسے مسافر کہتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مسئلہ لغت کا نہیں شریعت کا ہے ۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے کم مسافت میں قصر نہیں پڑھی ۔ اگر مسئلہ لغت ہی سے حل کرنا ہے تو اہل عرب ایک دو یا تین چار میل کو سفر نہیں کہتے ، بلکہ وہ اپنے ریوڑ چراتے ہوئے اس سے کہیں زیادہ مسافت طے کر لیتے ہیں اور اسے سفر نہیں کہتے ۔ اسی طرح ایک دوسرے کو ملنے کے لیے اسی طرح مسافتیں طے کرتے لیکن اسے سفر نہ کہتے اور سامان باندھ کر اور عصا کندھے پر رکھ کر آئیں یا جاتے ہوں ۔ بہر حال بنیاد اس مسئلہ میں دلیل شرعی پر ہی ہو سکتی ہے ۔

آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ کا سفر تین فرسخ یا اس سے زیادہ ہوتا تو باہر آ کر قصر کر لیتے چنانچہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ ظہر کی چار رکعتیں پڑھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز بمقام ذی الحلیفہ قصر پڑھی ۔ حالاں کہ یہ فاصلہ چھ میل ہے ۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس مسافت پر بھی قصر جائز ہے کیوں کہ ذوالحلیفہ منزل نہ تھی ، منزل مقصود مکہ تھا ۔

تین فرسخ کی حدیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ابتداء سفر ہے ۔ بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس مسافت پر آپ قصر کیا کرتے تھے لفظ کان اسی پر دلالت کرتا ہے ۔ حدیث کے الفاظ میں تردد ہے کہ تین میل یا تین فرسخ تو احتیاط اسی میں ہے کہ فرسخ مراد لیے جائیں ۔ شوکانی رحمہ اللہ دبل الغمام میں فرماتے ہیں '' اس مسئلہ میں مراد وہ مسافت لی جائے گی ، جس پر شرعاً لغۃ اور عرفاً لفظ سفر کا اطلاق ہو ۔ دارقطنی کی روایت اہل مکہ لا تقصروا فی اقل من اربعۃ برد ضعیف ہے ۔ اس سے دلیل قائم نہیں ہو سکتی ۔ واللہ اعلم

(دلیل الطالب ص ٣٧٦تا ص ٣٧٩)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04 ص 208-211

محدث فتویٰ